مشقی سوالات

1 : نعت ایک ایسی صنفِ نظم ہے، جس میں رسول کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو جیسا کہ شامل نصاب نظم "نعت ﷺ" ہے۔ آپ اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور حفیظ تائب کے کسی مجموعے میں سے ایک اور نعت لے کر اپنی کاپی میں لکھیے۔

جواب : نعت ملاحظہ کیجیے :

یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا — میرا جہانِ فکر و نظر جگمگا گیا
خلقِ عظیم و اسوۂ کامل حضور ﷺ کا — آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا
اس کے قدم سے پھوٹ پڑا چشمۂ بہار — وہ دشتِ زندگی کو گلستاں بنا گیا
انوارِ حق سے جس نے بھرا دامنِ حیات — جو نکہتِ وفا سے زمانے بسا گیا
کتنا بڑا کرم ہے کہ تائب سا بے ہنر — توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے چن لیا گیا

2 : نعت ﷺ میں قافیے اور ردیف کی نشاندہی کیجیے۔

جواب : ○ قافیے : خوش نظر، چارہ گر، سربسر، شق القمر، دَر گزر، سفر، سحر، پر ○ ردیف : خیر البشر

3 : خوش خصال، خوش خیال، خوش خبر، خوش نژاد، خوش نہاد اور خوش خبر میں "خوش" سابقہ ہے۔ آپ مندرجہ ذیل سابقوں سے نظم میں مستعمل لفظوں کے علاوہ پانچ پانچ لفظ بنائیے۔

دل۔ چارہ۔ سر۔ صاحب۔ وجہ۔ بے۔

جواب : ○ دل : دلدار، دلربا، دل پسند، دل فریب، دلکش

○ چارہ : چارہ دل، چارہ غم، چارہ کار، چارہ رنج، چارہ ہجر

○ سر : سرخوشی، سرفروش، سرمست، سربلند، سرفراز

○ صاحب : صاحب خانہ، صاحب دل، صاحب دیوان، صاحب ثروت، صاحب زر

○ وجہ : وجہ تخلیق، وجہ محبت، وجہ عداوت، وجہ مسرت، وجہ ملاقات

○ بے : بے وفا، بے مروت، بے رحم، بے بنیاد، بے رنگ

4 : "صاحبِ حق، صاحبِ شق القمر خیر البشر ﷺ"

اس مصرعے میں شاعر نے کس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جواب : کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے دلیل نبوت کے طور پر چاند کے ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے اشارہ کیا تو چاند کے ٹکڑے ہو گئے۔ اس مشہور واقعے کو "معجزہ شق القمر" کہا جاتا ہے۔ حفیظ تائب نے اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

5: درج ذیل تراکیب کے معانی لکھیے۔

مہر و مروت ۔ صدق و صفا۔ لطف و عنایت ۔ خلق عظیم ۔ لطف عمیم ۔ صاحب حق ۔ کارزار دہر۔ وجہ ظفر۔ وجہ سکوں۔ وجہ درگزر۔ راہ زیست ۔ ملت بیضا۔ اوج کمال ۔ شب حالات ۔ حال زار

جواب : ○ مہر و مروت : محبت اور مہربانی ○ صدق و صفا : سچائی اور پاکیزگی ○ لطف و عنایت : کرم اور عطائیں ○ خلق عظیم : عظیم اخلاق' پاکیزہ اخلاق ○ لطف عمیم : رحمت عام' وہ کرم جو سب پر یکساں اور برابر ہو ○ صاحب حق : حق والا' سچا' ○ کارزار دہر : دنیا کی جنگ' ○ وجہ ظفر : کامیابی کی وجہ ○ وجہ سکوں : سکون کی وجہ ○ وجہ درگزر : بخشش کا باعث' معافی ملنے کا باعث ○ راہ زیست : زندگی کی راہ ○ ملت بیضا : روشن ملت ○ اوج کمال : کمال کی بلندی' عروج ○ شب حالات : حالات کی رات ○ حال زار : بُرا حال ۔

6: درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے :

جواب : دیکھیے اشعار کی تشریح (5 تا 7)

7: نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کیا دُعا مانگی ہے؟

جواب : نظم کے آخری شعر میں شاعر نے دررسول اکرم ﷺ پر حاضری کی دُعا مانگی ہے۔

نوٹ : اشعار کی تشریح کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کا جواب دینے کے لیے تشریح ملاحظہ کیجیے۔

☆☆☆

اکبر الٰہ آبادی ——(1846ء-1921ء)

شاعر کا تعارف : نام سید اکبر حسین اور تخلص اکبرؔ والد کا نام سید تفضل حسین تھا۔ وہ صوفی باصفا تھے۔ اکبر الٰہ آباد کے قصبہ بارہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام اور مشرقی روایات سے محبت ان کو ورثے میں ملی اور عمر کے ساتھ ساتھ یہ محبت بھی بڑھتی گئی۔ عربی اور فارسی کی رائج الوقت تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے انگریزی زبان میں بھی مہارت حاصل کی۔ 1866ء میں امتحان پاس کر کے نائب تحصیلدار مقرر ہوئے اور ترقی کرتے کرتے جج کے عہدے تک پہنچے۔ انگریز حکومت نے انہیں ''خان بہادر'' کا خطاب بھی دیا۔ اکبر الٰہ آبادی نے سنجیدہ اور روایتی شاعری بھی کی لیکن ان کی وجہ شہرت رنگ ظرافت ہے۔ اکبر سے قبل اردو شاعری میں طنز و مزاح کی مثالیں تو مل جاتی ہیں لیکن مزاح نگاری کو ایک مستقل اسلوب سخن کے طور پر اختیار کرنے والے پہلے شاعر اکبر ہی ہیں۔ وہ مسلمانوں کو انگریزی تعلیم اور تہذیب و تمدن کی برائیوں سے آگاہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ سنجیدہ مقصد حاصل کرنے کے لیے انہوں نے طنز و مزاح سے کام لیا اور اردو شاعری میں ایک نئے طرز بیان کی بنیاد ڈالی۔ اکبر کا بنیادی اور مضبوط حوالہ مزاح نگاری ہی ہے لیکن ان کی سنجیدہ شاعری کی قدر و قیمت بھی کم نہیں۔ ان کی نظمیں' غزلیں اور قطعات رنگین بیانی' قدرت کلام اور ندرت فکر کا عمدہ نمونہ ہیں۔ وہ مزاح کو اسلوب سخن بنائیں یا پھر سنجیدہ طرز بیان اپنائیں' دونوں صورتوں میں ان کے اشعار پر تاثیر ہوتے ہیں اور دل میں گھر کر جاتے ہیں۔